



سوال

جو شخص کچھ دیر جہنم میں رہا اور پھر اسے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ جنت میں کس طرح فائدہ حاصل کریگا؟ اور جہنم میں گزرے ہوئے وقت کے نفسیاتی دباؤ کے ہوتے ہوئے وہ جنت کے فائدہ کو کس طرح محسوس کرینگے؟

جواب

الحمد للہ

اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے افراد بھی ہونگے جو بغیر حساب و کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو جہنم میں آگ کا عذاب چکھنے کے بعد جنت میں جائینگے، جتنا اللہ چاہے گا انہیں عذاب ہوگا اور پھر وہ جنت میں داخل کر دیے جائینگے ان کا جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرنا انہیں جنت میں شقاوت و بدبختی یا پھر ناامیدی میں نہیں ڈالے گا؛ کیونکہ جنت تو نعمتوں والا گھر ہے، اور ان کو بھی وہی کچھ ملے گا جو باقی جنتیوں کو ملے گا جس کا کتاب و سنت میں ذکر بھی کیا گیا ہے

دلائل میں یہ نہیں ملتا کہ جو لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیے جائینگے انہیں جہنم میں عذاب کی وجہ سے کوئی پریشانی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد کی ہمیں علامات و نشانیاں بھی بتائیں ہیں، جس میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1 انہیں آب حیات والی نہر میں ڈالا جائیگا اور وہ نئے سرے سے اگیں گے

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائینگے تو اللہ عز و جل کہیں گے:

جس کے دل میں رانی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال دو، تو انہیں نکال لیا جائیگا، وہ جل گئے ہونگے اور جل کر سیاہ کونلم بن چکے ہونگے، تو انہیں نہر حیات میں ڈالا جائیگا، تو وہ اس طرح اگنا شروع ہونگے جس طرح سیلاب کے پانی میں دانہ اگتا ہے"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ دانہ پیلا پلٹا ہوا اگتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6192) صحیح مسلم حدیث نمبر (184).

امتحشو: یعنی وہ جل چکے ہونگے، اور الحمش: جلد کے جلنے اور ہڈیاں ظاہر ہونے کو کہا جاتا ہے

دیکھیں: الخایہ فی غریب الحدیث (302/4).

حما: یعنی وہ کونلم کی طرح سیاہ جسم ہو چکے ہونگے



دیکھیں: النخایہ فی غریب الحدیث (444/1).

الحیة: حاء پر زیر ہے، بچ کو جبہ کہا جاتا ہے، جو سبزی گھاس وغیرہ کا بچ ہے اور یہ سیلابی پانی کے کناروں وغیرہ پر آگ آتا ہے

شمیل السیل: حاء پر زبر اور میم پر زیر ہے، سیلابی پانی کے اوپر جو مٹی اور جھاگ وغیرہ ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ: جو سیلابی پانی اپنے ساتھ لاتا ہے، اس سے مراد لگنے میں تشبیہ دینا ہے کہ اس کی طراوت اور تیزی اور خوبصورتی کتنی ہوتی ہے

دیکھیں: شرح مسلم نووی (23-22/3).

2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ جہنم سے نکلنے کے بعد ان کی حالت بدل جائیگی

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمیوں کے بارہ میں فرمایا:

"جہنمی جہنم میں جانے کے بعد نکالے جائیں گے، وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ تلوں کی لکڑیاں ہیں، انہیں جنت کی ایک نہر میں داخل کیا جائیگا تو وہ اس میں غسل کریں گے اور وہاں سے نکلیں گے تو اس طرح ہونگے جیسے سفید کاغذ ہوتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (191).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ تلوں کی لکڑیاں ہیں "دوسرے بغیر نقطہ کے پہلی پر زبر اور دوسری پر زیر ہے اور یہ سمس کی جمع ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے، امام ابوسعادات المبارک بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الجری معرف ابن اشیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا معنی واللہ اعلم یہ ہے کہ:

سما سم سمس کی جمع ہے، اس کی لکڑیاں جب اتار کر درخت میں رکھی جائیں تاکہ اس کے دانے باریک اور سیاہ ہوں اور اس میں گویا کہ وہ جلی ہوئی ہیں اس طرح اس سے یہ لوگ مشابہ ہونے

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ سفید کاغذ ہیں"

یہ قرطاس کی جمع ہے قاف پر زبر اور پیش کے ساتھ دو لغت ہیں اور یہ: اس صحیفے اور کاغذ کو کہا جاتا ہے جس میں لکھا جائے، انہیں اس سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ یہ غسل کرنے کے بعد بہت زیادہ سفید ہونگے اور ان کی ساری سیاہی ختم ہو جائیگی

دیکھیں: شرح مسلم (52/3).

اور بخاری کی روایت میں ہے:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سفارش کے ساتھ جہنم سے لوگ اس حالت میں نکلیں گے کہ وہ ٹھاریر ہیں، میں نے عرض کیا کہ ٹھاریر کیا ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الضغایس"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6190).



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تغایر کے متعلق ابن اعرابی کہتے ہیں : یہ چھوٹی ککڑی ہی اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے

اس کا مقصود باریکی اور سفیدی کا وصف بیان کرنا ہے

اور ضغائیس کے متعلق اصمعی کہتے ہیں :

یہ ایسی چیز ہے جو گھاس کی جڑیں اگتی اور بلین لوٹی کے مشابہ ہوتی ہے جو بھون کر تیل اور سرکہ کے ساتھ کھائی جاتی ہے

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : یہ درخت اور اذخر گھاس کی جڑیں ہوتی ہے اور تقریباً ایک بالشت لمبی اور انگی جتنی باریک ہوتی ہے اور اس کے پتے نہیں ہوتے اور ذائقہ نمکین ہوتا ہے

اور حربی کی غریب الحدیث میں درج ہے :

الضغوس : ایک بوٹی ہے جو انگی جتنی لمبی ہوتی ہے ، اس سے کمزور شخص کو تشبیہ دی گئی ہے

تنبیہ :

ان کی صفت کی یہ تشبیہ اس وقت کی ہے جب وہ آگ جائیں گے ، لیکن جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو وہ کوند کی طرح سیاہ ہونگے جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں آ رہا ہے

دیکھیں : فتح الباری (429/11).

3 ان میں سے ہر ایک شخص لوہو موتی کی طرح ہوگا ، اور اللہ سبحان و تعالیٰ اس پر اپنی رضامندی نازل کریگا اور کبھی بھی ناراض نہیں ہوگا

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"... اللہ سبحانہ و تعالیٰ کہے گا : فرشتے بھی سفارش کر چکے ، اور انبیاء نے بھی سفارش کر لی ، اور مومن بھی سفارش کر چکے ہیں ، اور اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی نہیں ہے ، چنانچہ اللہ

ارحم الراحمین آگ سے ایک مٹھی بھرے گے اور ایسے لوگوں کو نکالیں گے جنہوں نے کبھی بھی کوئی نیکی اور خیر کا کام نہ کیا ہوگا اور وہ جل کر کوند بن چکے ہونگے

انہیں جنت کے سلمے ایک نہر میں ڈالا جائیگا جسے نہر حیات کہا جاتا ہے ، تو وہ اس نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے بچ سیلابی پانی میں اگتا ہے ...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو وہ موتی کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہر ہوگی جتنی انہیں پہچانتے ہونگے ، کہ یہ لوگ اللہ کے آزاد کردہ ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور نیکی کا کام کیے ہی جنت میں

داخل کیا ہے

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا : تم جنت میں داخل ہو جاؤ تم جو کچھ دیکھتے ہو وہ تمہارا ہے ، تو وہ عرض کریں گے : اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں

سے کسی کو بھی نہیں دیا ، تو اللہ عز و جل فرمائینگے :



میرے پاس تمہارے لیے اس سے بھی بہتر چیز ہے، تو وہ عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار اس سے افضل کیا چیز ہے؟

تو اللہ عزوجل فرمائے گا: میری رضا و خوشنودی ہے، میں تم پر کبھی بھی ناراض نہیں ہونگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7002) صحیح مسلم حدیث نمبر (183).

یہ عظیم حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والوں کی حالت بیان کی ہے، اور اس میں ان لوگوں کی ایسی عزت و تکریم بیان ہوئی ہے جو اللہ انہیں بہہ فرمائے گا، جو اللہ کے فضل و کرم میں شامل ہوتا ہے وہ عزت و تکریم والی اشیاء درج ذیل ہیں:

انہر حیات میں ڈالا جانا اونٹن سے پیدائش

ب وہ نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے موتی ہوتا ہے اور ان کی گردنوں میں مہر میں ہونگی

ج اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں وہ کچھ عطا کریگا جو انہیں جنت میں نظر آئے گا اور جو پائیں گے

دان نعمتوں اور انتہائی خوشی و سرور حاصل ہونے کی وجہ سے ان کا گمان ہوگا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی وہ عزت و تکریم کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی

ہاں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی نازل ہوگی، اور اللہ ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہوگا

جنت میں داخل ہونے والوں کی اللہ کی جانب سے عزت و تکریم اس سے بھی واضح اور یقینی ہوتی ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے اس آخری شخص کا علم ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکال کر سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائے گا، وہ شخص جہنم سے گھسٹ کر نکلے گا، تو اللہ عزوجل اسے کہینگے:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جنت کی جانب جائے گا تو اسے ایسا لگے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ واپس آ کر عرض کریگا: اے میرے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کہے گا:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جائے گا تو اسے ایسا خیال ہوگا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ پھر واپس آ کر عرض کریگا: اے اللہ میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے، جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تجھے جنت میں دنیا اور اس کے دس گناہ جتنی جگہ ملے گی یا فرمایا: تجھے دنیا کی دس مثل ملے گا تو وہ شخص عرض کریگا:

اے اللہ کیا مجھ سے مذاق کر رہے ہو یا کہے گا میرے ساتھ ہنسی کر رہے ہو حالانکہ تو مالک الملک اور بادشاہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ: میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھ نظر آنے لگیں، اور آپ فرمایا رہے تھے: یہ شخص جنت میں سب سے کم درجہ اور مقام والا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202) صحیح مسلم حدیث نمبر (186).

4 ان پر جہنمیوں یا جبار کے آزاد کردہ کے نام کا اطلاق ہوگا، اور پھر بعد میں یہ نام ختم کر دیا جائے گا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



"کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے کہ انہیں آگ کا عذاب بلا چکا ہوگا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے" صحیح بخاری حدیث نمبر (6191).

اور مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"...چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں کہیں گے: یہ لوگ جہنمی ہیں!! تو اللہ جبار فرمائے گا: بلکہ یہ جبار عزوجل کے آزاد کردہ ہیں"

مسند احمد حدیث نمبر (12060) اسے ابن مندہ نے الایمان (847/2) اور ابن خزیمہ (710/2) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حکم تارک الصلاة (33) میں صحیح قرار دیا ہے

اور ابن حبان میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"..... جنت میں انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے، تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ہمارا یہ نام ختم کر دے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں جنت کی نہر میں غسل کرنے کا حکم دینگے، تو اس طرح اس کا یہ سیاہ رنگ ختم ہو جائے گا"

ابن حبان (458/16) نے اسے صحیح کہا ہے، اور شعیب ارناؤوط نے بھی صحیح کہا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جنت میں ایک بار غسل کے لیے ڈکلی لگانے سے ہی مسلمان شخص ہر تنگی اور تکلیف کو بھول جائے گا جو اسے دنیا میں حاصل ہوئی تھی، تو پھر جس شخص کا مستقل ٹھکانہ اور گھر جنت ہو اس کی حالت کیا ہوگی!؟

اور یہ بعید نہیں کہ یہ تکلیف اور تنگی اس کو بھی شامل ہو جو مسلمان کو آگ میں رہتے ہوئے حاصل ہوئی تھی

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روز قیامت جہنم والوں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز و نعمت والا تھا تو اسے جہنم کی آگ میں ایک ڈکلی دی جائے گی اور پھر اسے کہا جائے گا:

اے ابن آدم کیا تو کبھی کوئی خیر دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی نعمت اور آسودگی بھی آئی ہے؟

تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں

اور جہنمیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں اور اذیت میں رہا اور اسے جنت میں ایک ڈکلی دی جائے گی اور اسے کہا جائے گا: اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف اور اذیت بھی دیکھی ہے؟

تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم کبھی نہیں مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی، اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی تنگی دیکھی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2807).



جنت میں ڈبکی لگانے سے ہر تکلیف و اذیت اور تنگی بھول جائیگی حتیٰ کہ آگ کا عذاب بھی اس کے علاوہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نہر حیات میں ڈالے جانے کے بعد انکی حالت بھی بدل جائیگی اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص جنت میں داخل ہوگا اسے نعمتیں حاصل ہوں گی اور وہ کبھی بھی تنگی و تکلیف نہیں اٹھائے گا، نہ تو اس کا لباس بوسیدہ ہوگا، اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہوگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2836).

یہ نعمتیں جنت میں داخل ہونے والے سے یقینی طور پر تنگی و تکلیف کی نفی کرتی ہیں، اور جنت میں داخل ہونے والے کے لیے عام ہے، چاہے وہ پہلے جہنم میں داخل ہوا ہو یا داخل نہ ہوا ہو

قاضی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"اس کا معنی یہ ہے کہ جنت ثبات اور قرار کا گھر ہے، اور اس میں کسی بھی تبدیلی کا امکان نہیں؛ چنانچہ نہ تو اس کی نعمت میں کوئی تکلیف و تنگی پائی جاتی ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی فساد و تبدیلی ہوگی..."

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (194/7).

اس سب کچھ کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اہل جنت کا جنت میں داخل ہونے کے بعد حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{ اور وہ کہیں گے سب تعریفات اس اللہ کی ہی ہیں جس نے ہم سے غم و پریشانی اور تکلیف کو دور کیا، یقیناً ہمارا پروردگار بڑا بخشش والا اور بڑا قادر دان ہے، جس نے ہم اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لانا را جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی } فاطر (34-35).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"یعنی : وہ گھر جس میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا، اور وہ گھر جس میں رہنا مرغوب ہے، کیونکہ وہاں کثرت خیرات ہے اور اس کی خوشی و سرور مسلسل ہے، اور وہاں کوئی تنگی اور تکلیف نہیں

اور یہ ہم پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کی بنا پر ہے نہ کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے، اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہو تو ہم اس تک نہ پہنچ پاتے جہاں پہنچ گئے ہیں

{ جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی }

یعنی : اس جنت میں نہ تو جسمانی تھکاوٹ ہوگی، اور نہ ہی دل اور قوی کی تھکاوٹ، اور نہ ہی کثرت تمتع میں تھکاوٹ ہوگی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جہتوں کے جسموں کو پوری صحت میں کر دیں گے، اور ان کے لیے ایسے اسباب مہیا کریں گے جو ہمیشہ کے لیے راحت کا باعث ہوں، جو اس صفت کے ساتھ ہوں گے کہ انہیں نہ تو کوئی تکلیف اور تنگی ہوگی اور نہ ہی تھکاوٹ آئے گی، اور نہ کوئی غم اور پریشانی "

دیکھیں: تفسیر السعدی (689).



والله اعلم .

اسلام سوال و جواب

96531